Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | بدھ ۱۰ ربیع الثانی ۱۴۱۱ھ، ۳۱ اخاء ۱۳۶۹ ہش، ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۹۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ــــ احباب کرام کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اعجازی رنگ میں بہتر ہو رہی ہے۔

جملہ احباب اپنی خاص دعاؤں میں حضرت سیدہ ممدوحہ کو یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے جلد اور کامل شفاء عطا کرے۔ اور صحت و تندرستی والی طویل عمر سے نوازے۔

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"سوچنا چاہیئے کہ انسان کے بدن پر جذام کا داغ نکل آتا ہے تو پھر کیسے کیسے خیالات اس کے دل میں اُٹھتے ہیں اور کیسے دور دراز کے نتیجوں پر وہ پہنچتا ہے اور اپنی آنے والی حالت کا خیال کر کے وہ کیسا غمگین ہوتا ہے۔ کبھی خیال کرتا ہے کہ شاید اب لوگ مجھ سے نفرت کرنے لگ جائیں گے اور میرے ساتھ بدسلوکی سے پیش آئیں گے اور کبھی سوچتا ہے کہ خدا جانے اب میں کیسی ابتر حالت میں ہو جاؤں گا اور کن کن دُکھوں میں مبتلا ہوں گا۔ لیکن افسوس کہ اس بات کا خیال تک بھی نہیں کیا جاتا کہ آخر مرنا ہے اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔ اس وقت کیا حالت ہو گی۔

یہ جذام تو ایسا ہے کہ مرنے کے بعد ہی اس سے خلاصی ہو جاتی ہے مگر وہ کوڑھ جو رُوح کو لگ جاتا ہے۔ وہ تو ابد تک رہتا ہے کیا کبھی اس کا بھی فکر کیا ہے۔ یاد رکھو جو خدا تعالیٰ کی طرف صدق اور اخلاص سے قدم اٹھاتے ہیں وہ کبھی ضائع نہیں کئے جاتے۔ ان کو دونوں جہان کی نعمتیں دی جاتی ہیں جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے (جو اپنے رب کے مقام سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں) اور یہ اس واسطے فرمایا کہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ میری طرف آنے والے دنیا کھو بیٹھتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۷۷-۷۸)

صفاتِ باری تعالیٰ ظلّی طور پر اپنے اندر پیدا کرو

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"دانشمندوں کا یہ قول ہے کہ ایک بے وقوف دوست کی نسبت ہزار عقلمند دشمن اچھے ہوتے ہیں۔ کیونکہ بسا اوقات ہزار عقلمند دشمن کسی کو وہ نقصان نہیں پہنچا سکتے جو ایک بے وقوف دوست کے ہاتھوں اٹھانا پڑتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان سے کہہ دو کہ میری نگاہ میں اور میری صفات سے متصف میرے بندوں کی نگاہ میں بھی بے وقوف تم ہی ہو خواہ تم کتنے ہی عقلمند کیوں نہ بنتے پھرو۔ پس منافقین کی یہ بنیادی علامات ہیں جن کا ذکر ان آیات میں کیا گیا ہے۔

جیسا کہ میں نے ابھی اشارہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ اپنی منافقت کو عقلمندی سمجھتے ہیں۔ خدائے رحمان کو بھی اپنا سردار سمجھتے ہیں اور شیطان کو بھی اپنا سردار سمجھتے ہیں۔ اور جو خدا کا بندہ خدا کی صفت رحمانیت کا مظہر ہے وہ بھی ظلّی طور پر رحمان ہے۔ ہر انسان اپنے محدود دائرہ میں ظلّی طور پر اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی صفات کو منعکس کر کے رب بھی ہے رحمان بھی ہے رحیم بھی ہے۔ اور مالک بھی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ..... میں بیان فرمایا ہے کہ ہماری جماعت پر یہ فرض لازم ہے کہ دوست ان صفاتِ باری تعالیٰ کو ظلّی طور پر اپنے اندر بھی پیدا کریں۔ پس ایک ایسا شخص جو رحمان اور شیطان میں فرق نہیں کر سکتا وہ بھلا عقلمند کیسے ہو سکتا ہے منافق بے شک اپنے آپ کو عقلمند سمجھتے پھریں اللہ تعالیٰ کا ان کے متعلق فیصلہ یہ ہے کہ وہ پرلے درجے کے سفیہہ بڑے ہی بیوقوف اور سخت احمق ہیں کیونکہ یہ رحمان اور شیطان میں بھی فرق نہیں کر سکتے۔ یہ ان کی بے وقوفی اور حماقت کی دلیل نہیں تو اور کیا ہے؟"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ ستمبر ۱۹۶۹ء)

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ جو دوست دعا کی درخواست کرتے ہیں اور جو کسی وجہ سے درخواست نہیں کر پاتے ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ادارہ الفضل)

پانچ ہزار واقفین کی ضرورت

(قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے فرمایا۔)

"جماعت کو بڑے زور کے ساتھ اس طرف متوجہ کرتا چاہتا ہوں کہ مجھے کم از کم پانچ ہزار واقفین کی ضرورت ہے جو ہر سال دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔"

ضرورت معلّمین

نظارت اصلاح و ارشاد مقامی میں چند معلّمین کی اسامیاں خالی ہیں۔ دینی خدمت کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں تفصیلی کوائف کے ساتھ بمعہ تصدیق امیر/صدر جماعت احمدیہ بھجوائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ)

ربوہ میں جرمن کلاس

جرمن زبان کے دو نئے کورسز پر مشتمل پرائیویٹ کلاسز یکم نومبر ۱۹۹۰ء سے ربوہ میں شروع ہو رہی ہیں۔ لڑکیوں کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا نشستیں محدود ہیں۔ داخلہ کے خواہشمند طلباء و طالبات فوری طور پر خاکسار سے رابطہ قائم کر کے داخلہ فارم پُر کر دیں۔

ابتدائی کورس ــــــــ ۳ ماہ
ADVANCE کورس ــــــــ ۳ ماہ

ماڈرن طریق پر جرمن زبان بولنے، لکھنے، پڑھنے اور گرائمر سیکھنے کے لئے نادر موقعہ ہے۔ آڈیو اور ویڈیو کیسٹس کی مدد سے زبان سکھلائی جائیگی کلاسز سہ پہر اور شام کے وقت ہوا کریں گی۔ مزید تفصیلات بالمشافہ حاصل فرمائیں۔

ملک منصور احمد عمر

(کوارٹر نمبر ۱۴۵، صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ
پچاس پیسے

۳۱، اخاء ۱۳۶۹ ہش
۳۱، اکتوبر ۱۹۹۰ء

دعاؤں کا موسم

یوں تو کوئی موسم ایسا نہیں جسے ہم دعا کا موسم نہ کہہ سکیں۔ ہر قدم پر اور ہر لمحہ دعا کی ضرورت ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس کے بغیر ہم ایک قدم بھی نہیں چل سکتے اور ایک لمحہ بھی حقیقی زندگی نہیں گزار سکتے۔ لیکن جس طرح زندگی میں اُتار چڑھاؤ آتے ہیں اور نشیب و فراز سے واسطہ پڑتا ہے اسی طرح یہ کہنا بھی ناواجب نہ ہوگا کہ بعض موسم خاص طور پر دعاؤں کے موسم ہوتے ہیں ان ایّام میں ہر لمحہ دعا میں مصروف رہنا ہی ثبات قدم کا باعث بن سکتا ہے۔ اس کے بغیر یا تو قدم اُٹھ نہیں سکتے یا اُٹھتے ہیں تو لڑکھڑا جاتے ہیں اور منزل کی طرف لے جانے کی بجائے پیچھے کی طرف دھکیل دئے جاتے ہیں۔

ہم خلوصِ دل سے یہ سمجھتے ہیں کہ موجودہ ایّام دعاؤں ہی کا موسم ہے۔ ہم ایک نہائت اہم ملکی امتحان میں سے گزرے ہیں۔ ایک حکومت کا تختہ اُلٹا ہے۔ ایک اور حکومت آنے والی ہے۔ پہلی حکومت نے کیا کیا اور کیا کچھ نہ کیا۔ یہ حکومت کے سربراہوں کے لئے تو بے شک اہم ہو۔ ہمارے لئے نہیں اور وہ اس لئے کہ نہ ہم اس سلسلہ میں کچھ کر سکتے ہیں اور نہ اس پر ہمارا کوئی اختیار ہے۔ اور نہ ہی اس کو بدلا جا سکتا ہے۔ جو ہُوا سو ہُوا۔ جو کوئی اس کے متعلق کچھ کر سکتا ہے یا کرنا چاہتا ہے کرے۔ ہم اس وقت سب سے زیادہ اس بات کی طرف نظر لگائے ہوئے ہیں کہ آئندہ کیا ہوتا ہے۔ ہر امن پسند شہری کے لئے سب سے زیادہ اہم مسئلہ امن ہی کا ہوتا ہے۔ ہماری ساری دعائیں اس وقت مجتمع ہو کر اس بات پر مرکوز ہیں کہ اللہ تعالیٰ ملک کو امن عطا کرے۔ نئے حکمرانوں کے لئے ہماری دعائیں یہی بات مانگ رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے کہ وہ بلا تمیز مذہب و ملّت سب کے لئے امن مہیّا کر سکیں۔ اسی میں ملک کی بقاء ہے اور اسی میں ملک کا استحکام ہے نفرت کی سیاست نہ پہلے کسی زمانے میں بارور ہوئی ہے اور نہ آئندہ کبھی ہوگی۔ محبّت۔ محبّت اور محبّت یہی دل جیتنے کا گُر ہے اور جب محبّت ہوتی ہے تو انسان اچھا ہی اچھا سوچتا ہے۔ اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی۔

دنیا کی نظریں پاکستان پر لگی ہوئی ہیں۔ اور جب یہ بات کہی جاتی ہے تو مراد پاکستان کے حکمراں ہوتے ہیں۔ وہ کوئی بھی ہوں اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے کہ پاکستان کا نام بلند کر سکیں اور سب پاکستانیوں کو ساتھ لے کر چلیں۔

آستیں میں کس کی ہے خنجر چھُپا
کس نے دھو ڈالے ہیں دھبّے خون کے
آگ برسائے گا ہر انسان پر
یہ ارادے ہیں کسی ملعون کے

ابوالاقبال

O

گناہگاروں میں میری نظیر تو لاؤ
جو میرے پایہ کا ہو وہ فقیر تو لاؤ

یونہی نہ دست شناسوں کو لاؤ میرے پاس
جو پڑھ سکے مرے دل کی لکیر، تو لاؤ

مٹا دئے ہیں حریفوں نے حرفِ صوت وصدا
ملے کہیں سے بھی جنسِ ضمیر، تو لاؤ

غریبِ شہر کی فریاد کون سُنتا ہے
کہیں جو دیکھا ہے ایسا امیر، تو لاؤ

وہ میرے ہاتھ میں کنگن توڑ ڈال سکتا ہے
جو کر سکے مرے دل کو اسیر، تو لاؤ

مَیں اپنے ہاتھ سے ہر اک چٹان توڑوں گا
جو تم سے ہو تو کبھی جُوئے شیر تو لاؤ

یُونہی نہ کھینچ کے مجھ کو کمان دکھلاؤ
جو چل سکے مرے سینہ پہ تیر، تو لاؤ

مری تو عمر صلیبوں سے کھیلتے گزری
تمہارے ہاتھ میں ہیں دار و گیر، تو لاؤ

اگر نسیم کو گردش ہی سے ڈرانا ہے
کہیں سے حوصلۂ چرخِ پیر تو لاؤ

نسیم سیفی

کام کی دُھن اور سلیقہ کی ضرورت

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز فرماتے ہیں۔

"کام کی دُھن اور سلیقہ پیدا کریں حسن اخلاق سے ہر ایک سے بات کریں۔ مواقع آپ کے چاروں طرف بکھرے ہوئے ہیں۔ ہر احمدی کے گرد بکھرے ہوئے ہیں۔ ہماری جماعت کی جتنی تعداد ہے اگر سارے دعوت الی اللہ میں مست ہو جائیں تو دیکھتے دیکھتے ساری دنیا کی کایا پلٹ جائے گی۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد اشرف کاہلوں

موعود گھڑی

عراق و کویت تنازعہ کے پس منظر میں سعودی عرب میں امریکی اور دیگر ممالک کی فوجوں کا زبردست اجتماع، خلیج فارس اور ملحقہ سمندری علاقہ میں امریکہ اور اس کے حلیف اتحادی ملکوں کی بحری قوت کی روز افزوں بڑھتی ہوئی تعداد اور موجودگی، عراق کے خلاف سپر پاورز کے ایما پر پاس ہونے والی قرار دادیں، عراق کے خلاف اقتصادی ناکہ بندی کو مؤثر بنانے کے لئے یو۔این۔او کی منظور کردہ قرارداد ۶۶۵ جس میں معاشی پابندیوں کو مؤثر بنانے کے لئے طاقت کے استعمال کی اجازت دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں اس کے کیمیاوی ہتھیاروں کے دوران جنگ استعمال کرنے کی فریقین کی دھمکی اور خطرۂ جنگ کے بڑھتے ہوئے مہیب سائے جو امن عالم کے لئے تباہ کن ہیں کس بات کی غمازی کرتے ہیں؟ حالات و واقعات عالم میں پیدا ہونے والی تبدیلیاں بالخصوص بیسویں صدی کی آخری دہائی میں کس انقلاب کی اساس و بنیاد ہیں؟ کیا یہ اتفاق محض ہے؟ یا کسی مقتدر ہستی جو خالق کائنات ہے اس کی چہرہ نمائی کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ کیا خداوند قدوس نے نشان نمائی کے لئے اسی خطۂ ارضی کو منتخب کر لیا ہے؟ ذہن انسانی میں ایسے بیسیوں سوالات ابھرتے ہیں اور تسلی و تشفی بخش جواب کے متقاضی ہیں

ان موجودہ حالات و واقعات عالم یا دیگر رونما ہونے والے انقلابات کو اتفاق محض قرار نہیں دیا جا سکتا اس لئے کہ خالقِ ارض و سماء نے اس عالمِ ناپائیدار میں عملِ مکافات کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ نتائج و عواقب ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں اس لئے کہ انسانوں کو علم و آگہی حاصل ہوتی رہے کہ اس کائنات کا ایک خالق ہے جو مالک و قادر اور احکم الحاکمین ذات بھی ہے۔ وہ اپنی چہرہ نمائی کے لئے اپنے فرستادوں اور ماموروں کی پاک زبان سے وہ کلماتِ طیبہ ادا کرواتا ہے جو زمانہ بہ زمانہ پورے ہوتے رہتے ہیں تا عارفوں اور سالکوں کے شجر ایمان تازہ اور سرسبز و شاداب رہیں غفلت کے لحاف میں پڑی ہوئی روحیں بیدار ہو کر دیکھ لیں کہ "ایک خدا ہے" جو زندہ خدا ہے۔ اس لئے اس بات سے انکار ناممکن ہے کہ اب جو نقشہ افق عالم پر ابھر رہا ہے ایک نشان نمائی کا رنگ رکھتا ہے۔

کون سا خدائی نشان ہے جو معرض وجود میں آنے والا ہے؟ اس خطۂ ارضی میں امریکہ اور اس کے مغربی اتحادی ممالک جو عراق کے مدمقابل ہیں کیا وہ اس نشان کا ایک حصہ ہیں؟ اگر ہیں تو کیونکر؟

اس نکتہ کی وضاحت کے لئے ضروری ہے کہ ان اقوام کے مورث اعلیٰ پر بحث کی جائے تا پتہ چلے کہ ان کی موجودہ ترقی بھی الہامی پیش خبریوں کے عین مطابق ہے اور ان کے انجام کے لئے کیا پیش گوئیاں کتب سماوی میں موجود ہیں؟ کیا ان کی بالا دستی اقوام عالم پر اسی شان و شوکت سے دائماً قائم رہے گی؟ کیا ان کے رعب و داب کا سلسلہ یونہی چلتا چلا جائے گا؟ ہرگز نہیں اس لئے کہ ان کے مورث اعلیٰ یاجوج اور ماجوج ہیں۔ اس بات کی شہادت بائیبل سے بھی ملتی ہے۔

"اے آدم زاد تو جوج کے مقابل جو ماجوج کی سرزمین ہے اور روس اور ماسک اور توبالسک کا سردار ہے۔ اپنا منہ کر اور اس کے برخلاف نبوت کر۔" (حزقیل باب ۳۸-۲)

اس بائیبل کے اقتباس میں یاجوج و ماجوج کون ہیں؟ ان کا مسکن کونسا ہے؟ بتایا گیا ہے۔ روس۔ ماسک اور توبال یہ تینوں پہاڑ بھی ہیں جو کہ کوہ قاف کے شمال میں واقع ہیں۔ اسی طرح روس ایک علاقہ کا نام ہے اور ماسک اور توبال دو دریا ہیں۔ ایک پر ماسکو کا بین الاقوامی شہرت یافتہ شہر آباد ہے اور دوسرے پر توبالسک کا شہر واقع ہے۔

پھر تاریخی طور پر یورپ کی ساری آبادی کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک حصہ میں سلافی اقوام آباد ہیں اور دوسرے حصے میں ٹیوٹن اقوام بستی ہیں روس کا علاقہ سلافی قوموں سے تعلق رکھتا ہے جبکہ دوسرا علاقہ ٹیوٹن اقوام کا مسکن ہے۔ یورپ کی مشرقی اقوام یاجوج ہیں اور مغربی اقوام ماجوج ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ لندن میں گلڈ ہال کے سامنے بطور مورث اعلیٰ یاجوج اور ماجوج کے مجسمے نصب ہیں۔ جنہیں یہی نام و خطاب دیا گیا ہے۔

پیدائش ب ۱۰۔ ۲ میں لکھا ہے کہ حضرت نوحؑ کے بیٹے یافث کی اولاد سے ان کا تعلق ہے۔ تحریر ہے کہ "یافث کے بیٹے یہ ہیں جمر اور ماجوج اور مادی"۔

اسی طرح بائیبل کی ایک کتاب اخبار باب ۵-۱ میں لکھا ہے کہ "بنی یافث جومر اور ماجوج اور مادائی اور یاوان اور توبل اور ماشک اور تیراس۔"

حدیث میں آتا ہے کہ آنحضور نے فرمایا ہے کہ "یاجوج و ماجوج من ولد آدم" (کنز العمال جز ۷ ۲۱۵۸) یاجوج اور ماجوج اولاد آدم سے ہیں۔

قرآن مجید میں دو مقامات پر یاجوج اور ماجوج کا ذکر ملتا ہے۔ ایک جگہ ذوالقرنین کے حوالہ سے جس میں اس سے ایک قوم نے کہا کہ یاجوج اور ماجوج ہماری سرزمین پر لوٹ مار کی غرض سے اکثر حملہ آور ہوتے رہتے ہیں۔ ملک کی خوشحالی کو تباہ کرنے اور بربادیٔ امن کا باعث بنتے ہیں۔ اس قوم نے ان لوگوں کے کیریکٹر و کردار کو جو لفظی جامہ پہنایا ہے وہ صرف ان کے مزاج اور کردار کی عکاسی کرتا ہے یعنی یہ کہ زمین پر فساد برپا ہو گیا) کیا یہ مزاج بدل گیا ہے؟ بلکہ جدید طریقہ سے اس کو عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے۔ سپر پاور کی خفیہ ایجنسیاں دنیا میں جو کام دکھا رہی ہیں وہ محتاج تشریح نہیں۔ ان کی سرگرمیاں کھلی کتاب ہیں۔ ذوالقرنین نے لوگوں کی مدد سے ایک دیوار بنوا دی جس سے یہ لوگ ان کی دست و برد اور بے جا حملوں سے محفوظ ہو گئے۔ لیکن کیا اس دیوار نے ان کی ترقی و غلبہ کو دائمی روک دیا تھا۔ نہیں اس لئے کہ "وعدہ ربی" پورا ہو پر اسے "دکاء" یعنی زمین سے پیوست ہونا تھا۔ کیونکہ خدا کا وعدہ سچا ہوتا ہے یعنی یہ کہ وعدہ الٰہی پورا ہو کر رہنے والا تھا۔ یہ دیوار کب ٹوٹنی تھی؟ اس کا جواب مکاشفات ۲۲/۷-۸ سے بآسانی دستیاب ہے کہ "جب ہزار برس پورے ہو چکیں گے تو شیطان قید سے چھوڑ دیا جائے گا اور ان قوموں کو جو زمین کے چاروں طرف ہوں گی یعنی یاجوج ماجوج کو گمراہ کر کے لڑائی کے لئے جمع کرنے کو نکلے گا۔"

ہزار برس سے مراد سن ہجری کے ہزار برس ہیں یعنی حضرت نبی پاکؐ کے ہزار سال بعد شیطان اپنی قید سے چھوٹے گا۔ چنانچہ تاریخی طور پر ثابت ہے کہ ۱۶۱۱ء میں ہندوستان میں مغربی اقوام کے قدم جم گئے اور یاجوج کی ترقی کا زمانہ شروع ہوا۔ پندرھویں صدی کے اواخر میں یہ اقوام زاویہ گمنامی سے نکل کر دوسری سرزمینوں کا رخ کرنے لگی تھیں۔

امریکہ دریافت ہوا۔ سامراج نے پوری دنیا پر غلبہ و تسلط جما لیا۔ ان کی ترقی اور تیز رفتاری کو خود ان کے ناموں میں بھی پنہاں کر دیا گیا ہے جو معنیً ظاہر ہے۔ اج یا اجیج سے یفعول اور مفعول کے وزن پر ہیں۔ اجیج آگ کے شعلہ مارنے یا بھڑکنے کو کہتے ہیں اور اج کے معنیٰ اسرع بھی ہیں۔ یعنی تیز چلا (لسان العرب) مفردات راغب نے بیان کیا ہے کہ کثرت اضطراب کی وجہ سے شعلہ مارنے والی آگ اور موجیں مارنے والے پانیوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ ان معنوں سے ہی ان کی ترقی یافتہ حالت اور کاموں کا اندازہ لگانا آسان ہے "وعدہ ربی" پورا ہونے پر ان کی ترقی کا ذکر قرآن مجید میں یوں ملتا ہے۔ "یعنی جب یاجوج ماجوج کی روک کو ہم دور کر دیں گے اور سمندر کی لہروں پر تیزی سے سفر کرتے ہوئے سب دنیا میں پھیل جائیں گے۔ ..." (الانبیاء)

اس آیۂ کریمہ میں واضح طور پر بتا دیا گیا ہے کہ وہ بحری سفر کریں گے گویا کہ انہیں ان ایام میں بحری غلبہ حاصل ہو گا۔ سمندر ان کے زیر تسلط ہوں گے۔ قرآن مجید نے اس زمانہ میں پیشگوئی کی تھی جب یہ اقوام گوشہ گمنامی میں تھیں۔ سمندروں پر ان کی حکومت نہیں تھی۔ کس شان سے پوری ہوئی ہے کہ عین قرآنی پیش خبری کے مطابق یہ قومیں بحری سفر پر روانہ ہوئے اور تجارت کی آڑ میں دیگر قوموں کو زیر کر لیا۔ کیا قرآن کی سچائی کی یہ زبردست دلیل نہیں۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ یاجوج ماجوج سیاسی اعتبار سے ساری دنیا پر غالب ہیں اور ان کے اشارۂ ابرو سے دنیا کی حکومتیں زیر و زبر ہوتی رہتی ہیں۔ آثار اسلامیہ میں ان کو دو حیثیتوں سے پیش کیا گیا ہے۔ اولاً یہ کہ دجل سے یہ کام لیں گے اور دجال صفت سے متصف ہوں گے۔ ثانیاً یہ کہ سیاسی اعتبار سے دنیا کی سپر پاورز یہ طاقتیں کہلائیں گی۔ مسیحؑ کے ذریعہ دینی پہلو سے یہ اس سے مغلوب ہوں گے۔ کیونکہ وہ کاسر صلیب ہے اور کسر صلیب اس کے مشن کا بنیادی ستون ہے لیکن سیاسی لحاظ سے حدیث نبویؐ کے بموجب یہ حالت ہوگی کہ "اللہ تعالیٰ مسیح کی طرف وحی کرے گا کہ میں نے اپنے کچھ بندے پیدا کئے ہیں جن کے قتل کی میرے سوا کسی کو طاقت نہیں۔" (کنز العمال جز ۷ ۲۹۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس لحاظ سے یاجوج ماجوج کے انجام کے سامان خود خدا پیدا کرے گا۔ کیونکہ اس دنیا میں رعایت اسباب کا سلسلہ اس ذات حق نے جاری وساری کیا ہوا ہے۔ اس لئے وہ ایسے ذرائع بھی خود پیدا فرمائے گا جو یاجوج ماجوج کی تباہی و بربادی اور انجام پر منتج ہوں گے۔ جماعت کو ان ایام و زمانہ میں طور پر پناہ لینے کی ہدایت ارشاد نبوی کے مطابق ہے یعنی خدا میں فنا ہو جانا اور دعاؤں کو بطور حربہ استعمال کرنے کی۔ کامل تباہی کی صورت تو غالباً یہ ہوگی "یہ دونوں قومیں دوسروں کو مغلوب کر کے پھر ایک دوسرے پر حملہ کریں گی"۔ جو اہل دنیا نے دو دفعہ اوّل اور دوئم عالمی جنگوں میں مشاہدہ کر لیا ہے اور شاید آئندہ بھی یہی صورت ہو۔ اور یقیناً ہوگی کیونکہ راستبازوں اور ماموریں الٰہی کی باتیں امر ہوتی ہیں۔

فرقان حمید میں ان اقوام کے انجام کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے "اس کے بعد ہمارا وعدہ ان کی تباہی کے متعلق پورا ہوگا۔ اور عذاب آئے گا۔ تب وہ حیران ہو کر کہیں گے کہ ہمیں تو اس عذاب کا خیال تک نہ تھا اور ہم تو دنیا پر ظلم کرتے رہے"۔ (الانبیاء) اس آیہ شریف سے یہ بات تو عیاں ہے کہ عذاب الٰہی کا شکار یہ قومیں ہوں گی۔ سمندروں اور فضاء کے ساتھ ان قوموں کا خاص تعلق بیان ہوا ہے۔

اب آیئے ذرا خلیج کے علاقہ کی جانب جو اس وقت بین الاقوامی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ ہر گذرنے والا دن ایک بھیانک اور ہولناک جنگ کے قریب تر ہونے کی گواہی دے رہا ہے۔ جدید ترین اسلحہ سے لیس امریکی اور دیگر ساتھی ملکوں کی بحریہ اعلیٰ ٹیکنالوجی کی مظہر فضائی فورس اور تباہ کن نتائج پیدا کرنے والے زمینی آلات حرب مزید برآں سپر طاقت ہونے کا زعم گھمنڈ کے بل بوتے پر عراق کے خلاف سٹیج تیار ہوا ہے۔ اس سے آنحضرت ؐ کی وہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہو رہی ہے جس میں آپ نے دجال کو بحر عراق میں دیکھا تھا۔ حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ "دجال بحر عراق (خلیج فارس) میں ہے"۔ تین دفعہ آپ نے ایسا فرمایا۔ دیکھئے کنز العمال ... گویا تکلف میں مغربی طاقتوں کی سیاسی قوت جو اس وقت موجود ہے۔ وہ آنحضور ؐ کی حدیث کی صداقت کو اپنے روشن اور پر شوکت و پر رعب انداز میں بیان کر رہی ہے۔ یہ حدیث اپنی اہمیت کے لحاظ سے مقام و مرتبہ میں اور بھی بڑھ جاتی ہے کیونکہ آنحضور کا تین مرتبہ فرمانا توجہ اور فکر طلب امر ہے کہ خاص حالات ہوں گے۔ جب یہ سب کچھ ظہور پذیر ہوگا۔ بحر عراق میں ان کی موجودگی کسی نشان نمائی کی ضرور آئینہ دار ہے۔ اس لئے کہ صحائف اولیٰ میں بھی آخری ایام میں ان کی موجودگی کو بطور خاص بیان کیا گیا ہے تا خداوند قدوس کا لوگوں کو پتہ چل سکے کہ واقعی خداوند قدوس ہے جو فعال اللہ ما یرید کا اختیار رکھتا ہے (حزقیل باب ۳۸۔ ا تا ۳ میں لکھا ہے "اے ابن بشر اپنا منہ ماجوج کی زمین جوج کی طرف کر جو روش اور ماشک اور توبل کا رئیس ہے اور اور اس کے برخلاف نبوت کر اور کہہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے "دیکھ میں تیرے برخلاف ہوں اے جوج" پھر فرمایا "اور تو چڑھے گا اور آندھی کی طرح آئے گا اور بادل کی طرح زمین کو چھپائے گا۔ تو اور تیرے تمام لشکر اور تیرے ساتھ بہت سے لوگ۔ خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ اس روز بہت سی باتیں تیرے دل میں آئیں گی اور تو بڑا منصوبہ باندھے گا اور تو کہے گا کہ میں دیہات کی زمین جو بے دیوار ہے چڑھوں گا ... اور اپنا ہاتھ ویرانوں پر جو آباد ہوئے ہیں رکھے اور ان لوگوں پر جو سب قوموں سے جمع ہوئے۔ جو اشی والے سرمایہ دار جو زمین کی ناف پر بستے ہیں (آیت ۹ تا ۱۳)

اس اقتباس میں دو باتیں قابل غور اور توجہ طلب اور فکر انگیز ہیں۔ کہ وہ اولاً نئے ممالک پر اپنا سیاسی غلبہ رکھے اور سرپرستی کے فرائض سرانجام دینے کا دعویدار ہوگا۔ مددگار و معین ہونا ہی نہیں بلکہ پوری سرپرستی کرے گا اور ثانیاً یہ کہ زمین کی ناف پر بسنے والے افراد کے بارے میں بھی تو یہی دعویٰ رکھے گا۔ زمین کی ناف سرزمین عرب مکہ مکرمہ ہے۔ گویا کہ اس زمانے میں جب اس دعویٰ کے ساتھ سرزمین عرب یعنی سعودی عرب میں آئے گا وہاں سرمایہ دارانہ نظام ہوگا۔ ملوکیت نظام حکومت ہوگا۔ ان ایام میں تو سرپرست کی حیثیت سے اس خطہ کی سالمیت وحفاظت کے لئے آئے گا۔ غور فرمایئے کہ سعودی عرب میں سرمایہ دارانہ نظام رائج ہے اور بادشاہت قائم ہے اور سعودیہ کی حفاظت و دفاع اور سلامتی کے لئے امریکہ اور حلیف ممالک نے اپنی فوجیں علاقہ میں متعین کی ہیں۔ کس قدر صفائی سے خدا کی باتیں پوری ہو رہی ہیں۔

زمین کی ناف پر بغرض سلامتی و حفاظت اور دفاع کے لئے آنے کے بعد پھر کیا ہوگا؟ سنیئے "تیرے ساتھ بہت لوگ سب گھوڑوں پر سوار عظیم گروہ اور بڑا لشکر ہوگا اور تو میرے لوگوں اسرائیل (خدا کے بندے) پر چڑھ آئے گا۔ بادل کی طرح جو زمین کو چھپاتا ہے۔ یہ آخری ایام میں ہوگا۔ اور میں تجھ کو اپنی زمین پر لاؤں گا (بیت اللہ) تاکہ قومیں مجھے پہچانیں۔ جس وقت اے جوج ان کی آنکھوں کے سامنے میں تجھ سے تقدیس پاؤں گا .... اس روز کہ جس دن جوج اسرائیل کی زمین پر آئے گا۔ خداوند خدا فرماتا ہے۔ میرا قہر میرے چہرے میں چڑھے گا کیونکہ میں نے اپنی غیرت اور غضب کی آگ میں کہا ہے۔ اس روز اسرائیل کی زمین میں بڑی ہلچل ہوگی کہ سمندر کی مچھلیاں اور آسمان کے پرندے اور بیابان کے درندے اور سب رینگنے والے جو زمین پر رینگتے ہیں اور سب آدمی جو روئے زمین پر ہیں میرے سامنے تھرتھرا جائیں گے .... اور میں وبا اور خون اور طغیانی کی بارش اور اولوں کے پتھروں سے اسے سزا دوں گا۔ اور اس پر اور اس کی فوجوں پر اور اس کے ساتھ کے بہت سے لوگوں پر آگ اور گندھک برساؤں گا۔ تو میری بزرگی اور تقدیس ہوگی اور میں بہت سی قوموں کی آنکھوں میں پہچانا جاؤں گا (ایضاً ب ۳۸۔ ۱۵ تا ۲۳)

یہ سب کچھ کہاں واقع ہوگا؟ کون سا علاقہ و خطہ اس عذاب الٰہی سے علاقہ رکھتا ہے؟ یہ سب کچھ خطہ عرب میں یا گرد و نواح میں ہوگا۔ اس لئے کہ حزقیل ب ۳۹ میں آتا ہے۔ "خداوند فرماتا ہے اور اس روز میں اسرائیل میں ایک جگہ کو جوج کیلئے قبرستان بناؤں گا۔ راہگذروں کی وادی جو سمندر کے مشرق میں ہے اور وادی راہگذروں کے لئے بند ہوگی۔ تو وہاں پر جوج کو اور اس کے سارے انبوہ کو گاڑیں گے۔ اور وہ جگہ جوج کے انبوہ کی وادی کہلائے گی"۔

اس اقتباس و حوالہ میں دو باتیں لائق غور ہیں۔ ایک یہ کہ "اسرائیل میں ایک جگہ کو جوج کے لئے قبرستان بناؤں گا" سے ظاہر ہوتا ہے کہ جوج پر تباہی آئے گی اور وہ قبرستان کا نمونہ ہوگی۔ یعنی یہ کہ جوج کی تباہی و شکست اس کا مقدر ہے اور اسی خطہ ارضی میں۔ دوسرے یہ کہ سمندر کے مشرق میں ایک علاقہ ہے جو "راہگذروں کی وادی" کہلاتا ہے۔ وہ علاقہ عراق ہے کیونکہ تجارت کی غرض سے یہ علاقہ قدیم سے تاجروں کی آمد و رفت میں رہا ہے اور اب بھی تجارتی اعتبار سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ ایران، ہند اور اس خطہ کے دیگر علاقوں کی تجارت ترکی اور دیگر ممالک شام وغیرہ کی اسی راستہ سے ہوتی رہتی ہے۔ سرزمین عرب (حجاز و مدینہ وغیرہ) سے تجارتی قافلے عراق سے گذر کے ایران سے تجارت کرتے رہے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ یہ عراق تاریخی طور پر راہگذروں کی وادی ہے۔ تہذیب و تمدن اور کلچر و ثقافت کے لحاظ سے بھی یہ قدیمی ملک ہے۔ بابل کی ثقافت اپنے دامن میں رکھتا ہے۔ آمد جوج کے وقت پر وادی بند ہوگی۔ عراق کی موجودہ ناکہ بندی کیا ان الفاظ کی صداقت و حقانیت پر مہر تصدیق ثبت نہیں کرتی۔ لکھا ہے۔

"وادی راہگذروں کے لئے بند ہوگی"۔ عراق کے خلاف اقتصادی پابندیاں اور فوجی محاصرہ کیا واضح کرتا ہے؟ جدید دنیا میں یہ علاقہ اب "بند" ہونے کا درجہ رکھتا ہے۔ اقتصادی اور فوجی ناکہ بندی جو عراق کے خلاف کی گئی ہے۔ وہ عین الہامی پیشخبریوں کے مطابق افق فلک پر نمودار ہوتی ہے۔ یہ صورت حال اس امر کی جانب اشارہ کر رہی ہے کہ وہ "موعود گھڑی" سر پر آ پہنچی ہے جس کے دامن میں جوج کی تباہی و بربادی اور ہلاکت کے سامان ہیں کیونکہ دیکھو جوج کی ہلاکت و تباہی کے لئے خدا تعالیٰ کن الفاظ میں چرند پرند اور درندوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے "اے ابن بشر۔ خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ سب پنکھ والوں اور پرندوں اور تمام صحرائی درندوں کو کہہ کہ تم اکٹھے ہو اور آؤ ہر ایک طرف سے میرے ذبیحے پر جمع ہو جو میں تمہارے لئے ذبح کرتا ہوں .... تم بہادروں کا گوشت کھاؤ گے اور زمین کے رئیسوں کا خون پیو گے"۔ (حزقیل باب ۳۹ (۱ تا ۱۸)

مکاشفات ۲۰ میں لکھا ہے۔

"وہ (یاجوج ماجوج) تمام زمین پر پھیل گئے اور لوگوں کے خدا کے گھر کو گھیر لیا اور اس شہر کو جس کو وہ پسند کرتا ہے لیکن آسمان سے آگ اتری اور اس نے ان تمام کو نیست و نابود اور تباہ کر دیا"۔

اس میں بھی یاجوج ماجوج کی ہلاکت آسمانی آگ سے بیان کی گئی ہے۔ اس وقت جبکہ ان کے محاصرہ میں بیت اللہ اور دیگر مقامات مقدسہ ہیں۔ اس لحاظ سے حالات و واقعات کا تجزیہ غیر جانبداری سے کیا جائے تو سعودی عرب میں تمام علاقے اس کی نگرانی و محاصرہ میں ہیں اس لئے کہ وہ سعودیہ کے دفاع کا عظیم چیمپئن بنا ہوا ہے۔

رنج و غم اور صدمہ سے عبارت یہ صورت حال ہے کہ امت مسلمہ بڑے کربناک حالات سے دوچار ہے اور ہر اعتبار سے وہ خسارے

باقی صہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون - سین

ڈاکٹر فولورنشو سلاؤ

حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب نائیجیریا میں احمدیہ جماعت کے امیر اور مربی انچارج تھے۔ ان کا ہیڈ کوارٹر تو جنوب میں تھا۔ شمال میں وہ دورے پر گئے ہوئے تھے کہ وہاں ایک ڈاکٹر فولورنشو سلاؤ ان سے ملے۔ گفتگو کے دوران ڈاکٹر سلاؤ نے جب یہ سنا کہ حکیم صاحب بارش کے متعلق بیان کرتے ہوئے وضاحت سے کہہ رہے تھے کہ پانی بخارات بن کر اڑتا ہے اور اس کے بادل بنتے ہیں اور بادل سے بارش برستی ہے۔ تو اسے اس بات پر حیرانگی ہوئی کہ ایک شخص جس کا کام دین کی باتیں کرنا ہے اسے یہ کس طرح معلوم ہوا کہ بارش کس طرح برستی ہے۔ وہ دیگر الفا اور معلم لوگوں کے متعلق اچھی طرح جانتے تھے کہ ان کا علم انتہائی محدود ہوتا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر سلاؤ حضرت حکیم صاحب سے متاثر ہوئے اور ان کے متعلق سوچتے رہے۔ حتیٰ کہ جب وہ خود بھی جنوب میں آگئے جہاں ان کی اصل رہائش تھی تو انہوں نے حکیم صاحب سے ملاقات جاری رکھتے ہوئے احمدیت قبول کر لی یہ بات محترم ڈاکٹر سلاؤ نے مجھے خود بتائی۔ آہستہ آہستہ ان کا جماعت کے ساتھ خلوص بڑھتا رہا اور مربی انچارج کے ساتھ ان کی فریفتگی کا یہ عالم ہو گیا کہ وہ اپنے آپ کو مربی انچارج اور دیگر مربیوں کی صحت کے برقرار رکھنے کے لئے وقف سمجھنے لگے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ ان دنوں ملیریا سے بیرونی لوگ خاص طور پر متاثر ہوتے تھے۔ چنانچہ میں بھی کئی دفعہ ملیریا کا شکار ہوا۔ بعض دفعہ تو بخار خاصی دیر تک رہتا۔ ڈاکٹر سلاؤ مشن ہاؤس میں آکر معائنہ کرتے۔ دوائیں دیتے۔ ٹیکے لگاتے حتیٰ کہ جب وہ دیکھتے کہ بخار اتر گیا ہے کمزوری جاری ہے تو وہ چوزوں کا ایک ٹوکرا ارسال کر دیتے کہ اب یہ چیز آپ کے لئے دوائی کا کام کرے گی۔

جماعت کے کاموں میں بھی ان کی دلچسپی بڑھتی رہی اور چونکہ وہ میڈیکل لائن میں خاصی شہرت رکھتے تھے بلکہ غالباً ایک دفعہ نائیجیریا میڈیکل ایسوسی ایشن کے وائس پریذیڈنٹ بھی چنے گئے اور اس طرح ایک معروف شخصیت بن کر ابھرے تو نہ صرف جماعت کے بیت الذکر میں باقاعدگی کے ساتھ آتے بلکہ مختلف تقاریب میں صدارت کے فرائض بھی سرانجام دیتے۔ حال ہی میں وہ اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں۔ دی ٹروتھ میں جو اس سلسلے میں خبر شائع کی گئی ہے۔ اس میں اس بات کا خاص طور پر ذکر ہے کہ محترم ڈاکٹر سلاؤ جماعت کے ہر فرد کا علاج بغیر فیس لئے کرتے تھے۔ اکثر اوقات دوائیں اپنے پاس سے مفت دیتے اور ان کا حال احوال پوچھنے کے لئے بار بار ان کے گھروں پر جاتے۔ جہاں تک رفاہِ عامہ کے کاموں کا تعلق ہے اس میں وہ خاص دلچسپی لیتے اور ہر طرح غرباء کی بلا تخصیص مذہب مدد کرتے۔ جماعتی چندے نہایت باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتے۔

ٹروتھ میں شائع شدہ خبر میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وفات سے ۶ ماہ پہلے انہوں نے ۶ ماہ کا چندہ ادا کر دیا۔ اس کے علاوہ بھی کئی دفعہ وہ کئی کئی ماہ کا چندہ قبل از وقت ادا کر دیتے تھے اور نظر یہ یہ تھا کہ جماعت کی ضروریات کو مقدم رکھا جائے اور جماعت کے پاس اس کی ضرورت سے کسی قدر زیادہ رقم موجود رہنی چاہئے اور یہ بھی کہ انسانی زندگی کا کیا بھروسہ ہے۔ کون جانے کب بلاوا آجائے اور اس وقت اگر کچھ فرائض کی ادائیگی نہ ہو سکی ہو تو حسرت کے ساتھ دنیا سے جانا پڑتا ہے۔ ان دونوں باتوں کے پیشِ نظر وہ چندہ قبل از وقت ادا کرنے کے عادی تھے اور وفات سے ۶ ماہ قبل تو انہوں نے ۶ ماہ کا چندہ ادا کر دیا ہوا تھا۔ چنانچہ جونہی اس ادائیگی کی مدت ختم ہوئی اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے پاس بلا لیا۔ میں تقریباً ۲۰ سال نائیجیریا میں رہا ہوں۔ ان میں سے ۱۸ سال نائیجیریا کا امیر اور مربی انچارج اور ۹ سال مغربی افریقہ کے مربیوں کا چیف مشنری رہا۔ اس سارے عرصے میں محترم ڈاکٹر سلاؤ نے میرے ساتھ انتہائی محبت اور احترام کا سلوک کیا۔ بعض اوقات مذہبی امور پر گفتگو ہوتی تو مجھے شدت سے اس بات کا احساس ہوتا کہ یہ شخص خاصا مطالعہ کرتا ہے اور اس مطالعے کو خوب سوچ سمجھ کر دوسروں کے سامنے پیش کرنے کا عادی ہے۔ بعض اوقات بڑی دلچسپ بحثیں ہوتیں اور ان بحثوں کا اصل مقصد یہ ہوتا کہ جو کچھ انہوں نے مطالعہ سے حاصل کیا ہے اس کو ایک دفعہ پھر کھنگال کر دیکھ لیا جائے کہ وہ کہاں تک درست ہے۔

ایک عجیب واقعہ انہوں نے مجھے سنایا۔ کہنے لگے میں حاجیوں کے ساتھ حکومت کی طرف سے بطور ڈاکٹر کے مکہ معظمہ گیا تو وہاں جب بعض لوگوں کو جو پاکستان اور ہندوستان سے آئے ہوئے تھے پتہ چلا کہ میں احمدی ہوں تو انہوں نے مجھے مختلف باتیں کہہ کر ورغلانے کی کوشش کی۔ ان میں سے ایک بات یہ تھی کہ حضرت مرزا صاحب تو ایسی حالت میں فوت ہوئے تھے کہ انہیں ہیضہ تھا اور آگے بہرحال جو وہ لوگ کہا کرتے ہیں۔ ڈاکٹر سلاؤ کہنے لگے میں نے ان سے کہا کہ یہ تو ایک جسمانی بیماری ہے۔ اگر انہیں واقعی تھی تو مجھ پر اس بات کا اس لئے کوئی اثر نہیں ہو سکتا کہ میں جانتا ہوں کہ اس کا روحانیت سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ جسمانی بیماری ہے۔ اور ایسا کسی کو بھی ہو سکتا ہے۔ وہ کہنے لگے جب میں نے ان سے یہ بات کہی تو وہ لوگ حیران ہو گئے کہ افریقہ کا رہنے والا ہے۔ اور قادیان سے اتنی دور اس نے احمدیت کو قبول کیا ہے اور اس کے ایمان کی یہ حالت ہے کہ کوئی بات بھی اس کو اپنے معیار سے گرا نہیں سکتی۔

اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے۔ ان کے درجات کو بلند فرماتا رہے اور ان کے پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

نائیجیریا میں احمدیہ پریس

ہمارے نائیجیریا کے نمائندے نے یہ بھی بتایا ہے کہ عنقریب نائیجیریا کی جماعت کو ایک نہایت موڈرن پریس بطور تحفے کے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ملنے والا ہے۔ اس پریس کا کچھ حصہ نائیجیریا پہنچ چکا ہے۔ اور باقی آہستہ آہستہ وہاں پہنچ رہا ہے۔ جہاں یہ پریس لگایا جائے گا وہاں خدا کے فضل سے احمدیہ جماعت کے افراد نے وقارِ عمل کے ذریعے خاصا کام کیا ہے اس پریس کی عمارت کی دو منزلیں ہونگی اور اسے دینی لٹریچر اور ہفتہ وار اخبار "ٹروتھ" شائع کرنے کیلئے استعمال کیا جائے گا۔ اگرچہ اسکے علاوہ بھی تجارتی طور پر اس پریس میں کام کیا جائے گا۔ لیکن اصل مقصد اس پریس کے لگانے کا یہ ہے کہ دینی لٹریچر آسانی سے شائع کیا جا سکے اور اخبار ٹروتھ کو بھی بہتر سے بہتر بنانے میں مدد ملے۔ جہاں تک "دی ٹروتھ" کا تعلق ہے اسے شروع ہوئے ۱۹۹۱ء میں ۷۰ سال ہو جائیں گے ۱۹۷۶ء میں اسکی سلور جوبلی منائی گئی تھی اور امید ہے کہ ۱۰ سال بعد اسکی گولڈن جوبلی پہلے سے بھی زیادہ شان کے ساتھ منائی جائے گی۔

۱۹۹۱ء کے متعلق بھی یہ بتایا گیا ہے کہ اس سال ایک ایسا شمارہ شائع کیا جائے گا جس میں اسکی اشاعت کے مختلف مناظر پیش کئے جائیں گے۔ اگر کوئی دوست اس شمارے کے لئے مضمون ارسال کرنا چاہیں تو ۳۰ دسمبر ۱۹۹۰ء تک ان کا مضمون ایڈیٹر صاحب کی خدمت میں پہنچ جانا چاہیئے۔ اسی طرح اگر کوئی تصویر اخبار سے یا جماعتی کارکردگی سے تعلق رکھتی ہو اور اسے شائع کرانا مقصود ہو تو وہ بھی ۳۰ دسمبر ۱۹۹۰ء تک اخبار کے ادارے کے پاس پہنچ جانی چاہیئے۔

بین المملکتی تعلقات

کہتے ہیں کہ آج سے ۲۰ سال پہلے امریکہ اور چین کے درمیان ٹیبل ٹینس کا میچ ہوا، اور اس کے نتیجے میں دونوں ممالک کے آپس کے تعلقات پہلے سے بہت زیادہ اچھے ہو گئے۔ اسی طرح اب ایشین گیمز جو بیجنگ میں منعقد کی گئی تھیں میں چین اور ویت نام کے آپس میں کھیلوں کے مقابلے کے نتیجے میں چین اور ویت نام کے تعلقات بہتر ہو رہے ہیں۔ اس موقعے پر ویت نام نے اپنے ایک بہت پرانے فوجی کو جس نے فرانسیسی اور امریکی فوجوں کے خلاف جنگ لڑی تھی۔ اور جو وائس پریذیڈنٹ وو۔ NGUYENGIAP ہیں کو اس تقریب میں شرکت کے لئے بھیجا تھا۔ یہ پہلے ویت نامی راہنما ہیں جنہوں نے سرکاری طور پر گذشتہ دس سال کے عرصے میں چین کا دورہ کیا ہے۔ اور اب ویت نامی کہتے ہیں کہ ایسے لگتا ہے کہ چین اور ویت نام کے تعلقات ایک دفعہ پھر نارمل ہو جائیں گے۔ اسی طرح چین نے بھی اس موقعے پر دوستی کا دروازہ کھولا اور گیاپ اور ویت نام کے کھلاڑیوں کو سرحد پر ریسیو کیا۔ یہ دروازہ سوائے اس کے کہ قیدیوں کی تبدیلی کے لئے کھولا جاتا تھا ہمیشہ بند رکھا گیا ہے۔ خاص طور پر ۱۹۷۹ء کے بعد جبکہ ویت نام نے کمبوڈیا پر حملہ کیا تھا یہ دروازہ نہیں کھلا۔ چین کے گریٹ ہال آف دی پیپل میں دعوت کے موقعہ پر چین کے وائس چیئرمین نے گیاپ سے کہا کہ وہ چاہتے ہیں کہ آہستہ آہستہ چین اور ویت نام کے تعلقات بہتر ہوتے چلے جائیں حتیٰ کہ یہ بالکل نارمل ہو جائیں۔ ویت نامی چین کی مصنوعات خرید تے ہیں اور یہ مغرب کے ذریعے ویت نام میں پہنچتی ہیں اور ویت نام اپنی درآمدات کی قیمت ادا کرنے کے لئے چین کو چاول مہیا کرتا ہے۔

ویت نامی فیکٹریوں نے بار بار یہ کہا ہے اور اس بات پر زور دیا ہے کہ مقامی صنعتکاری کو بچانے کے لئے چین کی سستی چیزوں کو ملک میں نہ آنے دیا جائے۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا محمد منوّر

اخبار بینی کا دینی پہلو

مجھے یاد نہیں کہ بچپن میں میں نے "الفضل" کے علاوہ کوئی اخبار کبھی پڑھا ہو۔ طالب علمی کے زمانہ میں صرف اپنے نصاب کی دہرائی کی طرف توجہ رہتی تھی۔ ملکی اخبارات میں انقلاب اور زمیندار کا پلہ بھاری تھا۔ ادبی رسائل میں نیرنگ خیال کثرت سے پڑھا جاتا تھا۔ لیکن میں ان سب سے بے نیاز تھا۔ کھیلوں کی طرف بھی دل مائل نہیں ہوتا تھا۔ نہ خود کھیلتا تھا نہ دوسروں کا کھیل دیکھنے کا شوق تھا۔

مختلف لوگ اخبار کے مختلف حصے پڑھنے کے آرزومند ہوتے ہیں۔ کھیلوں کے دلدادہ حضرات کھیلوں سے متعلق خبریں شوق سے پڑھتے ہیں۔ سینما بینی کے شائق یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ کون سی نئی فلم کب تک ریلیز ہو رہی ہے۔ حوادث سے دلچسپی رکھنے والے قاری حضرات زلزلوں ڈکیتیوں اور دیگر حوادث کی خبروں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ علم دوست حضرات یہ دیکھتے ہیں کہ مدیر صاحب نے آج کس بات کو موضوعِ سخن بنایا ہے۔ سیاسی اور ملکی حالات سے واقفیت حاصل کرنے والے قارئین اپنی اپنی پسند کے مضامین کی جستجو میں رہتے ہیں۔ سائنس اور علم و ادب کا ذوق رکھنے والے اپنے مفید مطلب مضمون کی ٹوہ میں لگے رہتے ہیں۔

مجھے جب مربی کے طور پر بیرون ملک بھجوایا گیا تو وہاں جا کر مجھے اخبار بینی کا شوق ہوا۔ میں صرف ایسے مضامین اور خبروں کی تلاش میں رہتا جن کا کسی نہ کسی رنگ میں دین سے تعلق ہوتا۔ اگر دین کی تائید کا کوئی پہلو نکل سکتا تو میں اخبار کے ایڈیٹر کے نام خط میں اس کا ذکر کر دیتا اور اگر دین کی مخالفت میں کوئی مضمون لکھا جاتا تو میں خط کے ذریعہ اسکی اصلاح اور تصحیح کی کوشش کرتا اور اس طرح قارئین میں سے بعض کی توجہ اپنے موضوع کی طرف مبذول کرانے میں کامیاب ہو جاتا۔

مشرقی افریقہ میں زیادہ تر اخبار انگریزی اور سواحیلی میں شائع ہوتے تھے اپنے خطوط کی وجہ سے مجھے بہت جلد ان ملکوں کے تعلیم یافتہ لوگوں سے غائبانہ تعارف حاصل ہو گیا۔ غلامی۔ تعدد ازدواج۔ مساوات انسانی۔ حقوق نسواں مذہبی آزادی اور کمیونزم وغیرہ قسم کے متعدد موضوعات پر قلم اٹھانے کا موقع خدا تعالیٰ کے فضل سے ملا اور احمدیت کا پیش کردہ علم کلام ہزاروں ملکی اور غیر ملکی لوگوں تک پہنچ گیا۔ اور اس ساری خط و کتابت پر کوئی خاص رقم خرچ نہیں ہوتی تھی۔ خط ڈاک کے ذریعہ بھجوایا جاتا یا دستی اخبار کے دفتر میں پہنچا دیا جاتا جو جلدی چھپ جاتا تھا۔

اپنی بیرون ملک خدمت کے آخری سال میں میں نے دعا کی تحریک پر خصوصی زور دینا شروع کیا۔ دسمبر کے مہینے میں جب رواں سال اختتام پذیر ہونے کو آتا اور نئے سال کا آغاز قریب ہوتا تو مختلف انسانی مصائب کی تفصیل پیش کر کے دعا کی تحریک کرتا اور موضوع مثلاً یہ ہوتا۔ آئیے ۱۹۸۰ء کو دعاؤں کا سال بنائیں۔ انگریزی میں یہ خطوط چھ۔ چھ۔ سات سات روزناموں کو بھجواتا اور خدا تعالیٰ کے حضور وہ ایسے مقبول ہوتے کہ سارے ہی اخبار اسی ایک اپیل کو اپنے ہاں جگہ دیتے اور کسی جانب سے کوئی مخالف آواز نہ اٹھتی۔ نیروبی اور ممباسہ کے ہندو مسلم اور عیسائی اخبارات ایک جیسی دلچسپی کا اظہار کرتے۔

جب یوگنڈا میں عیدی امین کی حکومت تھی اور اس نے عیسائیوں کے بعض لیڈروں کے خلاف سخت اقدامات کئے تو سارے مشرقی افریقہ میں شور برپا ہوا کہ عیدی امین نے عیسائیوں کو اپنے ظلم کا تختۂ مشق بنایا ہوا ہے۔ میں نے اس بارہ میں بھی اخبارات کو خطوط لکھے اور واضح کیا کہ اس نے جماعت احمدیہ پر بھی ظلم کیا ہے۔ اس ملک میں ہماری عبادت گاہوں۔ سکولوں۔ لٹریچر اور بنک میں جمع شدہ رقوم سے ہمیں محروم کر دیا ہے۔ حتیٰ کہ یوگنڈا میں ہمارے ترجمۃ القرآن پر قبضہ کر کے اسے سُنی شیوخ کے سپرد کر دیا۔ جو اسے مہنگے داموں فروخت کر کے خوب نفع کماتے رہے۔

ہماری آئندہ نسل کو چاہیئے کہ اخبار بینی میں بھی دین کو مقدم رکھیں اور جہاں ضروری سمجھیں اپنے خیالات کا اظہار تحریری طور پر کرتے رہیں ہمارے ہاں رسائل کا وسیع میدان ہے۔ بچے نوجوان۔ بوڑھے۔ بچیاں اور عورتیں اپنے اپنے رسائل میں اپنے خیالات جمع کر کے چھپوا سکتے ہیں۔ آہستہ آہستہ خدا تعالیٰ کے فضل سے سلطان القلم کی ایک ماہر فوج تیار ہو جائے گی جو تمام میدانوں میں اپنے قلم کی تلوار کو استعمال کر سکے گی۔ اب زمانہ افہام و تفہیم اور معقولی دلائل کی طرف لوٹ رہا ہے۔ ہمیں ابھی سے اسکے لئے اگلی نسل کو تیار کرنا چاہیئے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تصنیفات میں تمام مفید اصول بیان کئے گئے ہیں۔ ان کا بغور مطالعہ کر کے انہیں آسان زبان میں پیش کرنا وقت کی ضرورت اور ہمارا فرض اوّلین ہے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم رفیع الدین صاحب بٹ امیر جماعت بدوملہی بلڈ پریشر کی وجہ سے علیل ہیں۔

○ مکرم منیر احمد صاحب کریم جامعہ احمدیہ کے والد صاحب دل کے مریض ہیں نیز ان کی والدہ صاحبہ کو کمر اور بازو میں درد کی تکلیف ہے۔

○ مکرم سعید احمد صاحب ناصر (کوارٹر تحریک جدید) کی والدہ محترمہ قریباً ایک ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔

○ مکرم سیف علی صاحب کی دونوں آنکھوں کا فضل عمر ہسپتال میں آپریشن ہوا ہے۔ ابھی پٹی نہیں کھلی۔

○ عزیزہ عاطفہ مقصود بنت مکرم مقصود احمد صاحب طاہر پیدائشی طور پر بیمار ہیں۔

○ عزیز مشہود احمد ولد مکرم منصور احمد بعارضہ کھانسی بیمار ہیں۔ نیز ان کی والدہ بھی بیمار رہتی ہیں۔

○ مکرم مولانا عبد الرحمٰن صاحب مبشر پاؤں پھسل جانے کی وجہ سے فرش پر گر گئے ہیں اور ان کی ران کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ اس وقت آپ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں

○ مکرم میاں روشن دین صاحب کو ایک سال سے چکروں کی تکلیف ہے۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

اعلانِ نکاح

○ مکرم امان اللہ صاحب جوئیہ ولد مکرم جہانگیر محمد صاحب جوئیہ ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع خوشاب کے نکاح کا اعلان محترمہ حفیظہ بیگم صاحبہ بنت مکرم غلام احمد جوئیہ صاحب آف مظفر گڑھ کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے مورخہ ۷ر ستمبر ۹۰ء کو خطبہ جمعہ کے بعد بیت الذکر مظفر گڑھ میں فرمایا۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ یہ رشتہ بابرکت ہو۔

سانحۂ ارتحال

○ مکرم حکیم خورشید احمد صاحب صدر عمومی ربوہ کے چھوٹے بھائی کے خسر اچانک راولپنڈی میں وفات پاگئے ہیں۔

○ محترم صوبیدار رانا فضل کریم خان صاحب ابن رانا احمد علی خان صاحب راولپنڈی (آف پھیروچیچی ضلع گورداسپور) ۲ر جون بروز ہفتہ ۱۹۹۰ء تقریباً ۶۷ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ راولپنڈی میں وفات کے وقت موصوف گھر میں بالکل اکیلے تھے۔ صبح ۷، ۸ بجے کے قریب انہیں ہارٹ اٹیک ہوا اور اسی حالت میں سیڑھیوں سے نیچے گر پڑے۔ تنہائی ہی میں خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔

○ محترم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب چٹھہ نفیس نگر فارم ضلع تھرپارکر سندھ مورخہ ۱۵ر اکتوبر ۱۹۹۰ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے اور اگلے روز نماز جنازہ کے بعد محمد آباد کے قبرستان میں تدفین کی گئی۔ وفات کے وقت عمر ۸۴ سال تھی۔ آپ نے اپنی اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور چار بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

اعلانِ دار القضاء

(محمد صدیق سدھو صاحب بنام مقبول بیگم صاحبہ وغیرہ)

" مکرم ڈاکٹر عمر الدین صاحب سدھو کے ورثاء نے درخواست دی ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف بتاریخ ۸ر جولائی ۹۰ء کو وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا اُن کا ترکہ جس میں ایک مکان نمبر ۱۹/۱۹ دار الرحمت وسطی ربوہ بھی شامل ہے۔ حسب معاہدہ ورثاء مورخہ ۱۶ر ستمبر ۹۰ء درج ذیل ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے

۱۔ محترمہ زینب بیگم صاحبہ (بیوہ)
۲۔ مکرم محمد صدیق صاحب سدھو (پسر)
۳۔ " مقبول بیگم صاحبہ (دختر)
۴۔ محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ (دختر)
۵۔ " عابدہ خانم صاحبہ (دختر)

لہٰذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دے۔"

(ناظم دار القضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفےٰ تبسم

کھیل اور کھلاڑی

نیوزی لینڈ کی ٹیم پہلا ٹیسٹ ایک اننگ سے ہار گئی حالانکہ پاکستان نے تو ایک اننگ بھی پوری نہیں کھیلی تھی۔ چار سو پینتیس پر صرف چھ کھلاڑی آؤٹ ہوئے تھے۔ اس طرح عمران خان کا نقطہ نظر بالکل درست ثابت ہوا۔ نیوزی لینڈ کے کھلاڑی اتنے نئے اور ناتجربہ کار تھے کہ پاکستان کے قریبی فیلڈرز، انہیں وسیم اکرم اور وقار یونس کی اٹھتی ہوئی گیندوں پر کھیلنے کا طریقہ سمجھا رہے تھے کہ باؤنسر سے کس طرح چہرہ کو بچایا جائے۔ وکٹ کا فائدہ پاکستانی گیند بازوں ہی نے اٹھایا وہ اس وجہ سے کہ وہ گیند باز ہی اعلیٰ معیار کے ہیں جو مردہ وکٹوں پر گیند کو رفتار اور ہیر پھیر سے پھینکنے کی بے پناہ صلاحیت رکھتے ہیں وگرنہ نیوزی لینڈ کے گیند باز تو وکٹ سے کوئی مدد حاصل نہ کر سکے ان کے تیز رفتار گیند باز موریسن نے اگر میانداد کو آؤٹ بھی کیا تو دھوکہ دے کر یعنی پہلے دو باؤنسرز پھینکے پھر ایک یارکر پھینک دیا جو کہ میانداد جیسا منجھا ہوا بلے باز سمجھ نہ پایا اور ایل بی ڈبلیو ہو گیا۔ اگرچہ کچھ لوگ ایل بی ڈبلیو کے اس فیصلے کو مشکوک قرار دے رہے تھے مگر آخر میانداد نے گیند پیڈوں پر کھائی تو ہے یہی بڑی بات ہے۔

پاکستان کی افتتاحی بلے بازی جتنی آسانی سے کھیل رہی تھی اس سے اندازہ ہو گیا تھا کہ ایک تو نیوزی لینڈ کی گیند بازی کمزور ہے دوسرے وکٹ بھی بلے بازی کے لئے سازگار ہے اور ایسے میں ہی امید ہو گئی تھی کہ ان سازگار حالات کا فائدہ میانداد بھی بھرپور طریقے سے اٹھائیں گے مگر وہ آسٹریلیا اور اس کے بعد بھی بلے بازی کا جم کر کارنامہ دکھانے میں پھر ناکام ہوئے اور ان کا یہ عزم کہ وہ گواسکر کا ریکارڈ توڑ دیں گے کچھ ڈانواں ڈول اور کھوکھلا سا ہوتا نظر آیا کیونکہ ابھی منزل بہت دور ہے۔ میانداد کو ڈھائی ہزار رنز کرنے ہیں جبکہ اب وہ لمبی اننگز نہیں کھیل پا رہے ہیں اور پھر اتنا بڑا موقع ہاتھ ہے کہ کمزور ترین گیند بازی پاکستانی وکٹیں اور تماشائی ہیں اگر پھر بھی لمبی اننگ نہ کھیلی جا سکے تو شکوک تو لازمی ذہن میں ابھرتے ہیں۔ ویسے یہ الگ بات ہے کہ میانداد اگلے میچوں میں بالکل ہی مردہ وکٹیں نا بنوا ڈالیں جن پر وہ اپنے ریکارڈ کی طرف پیش قدمی کر سکیں جیسا کہ بھارت کے خلاف پچھلے لاہور ٹیسٹ میں ہوا تھا جبکہ میانداد اپنا سو واں ٹیسٹ کھیل رہے تھے اور وہ ٹیسٹ میں سو رنز بنا کر ریکارڈ قائم کرنا چاہتے تھے لہذا پاکستان انہی تیز گیند بازی کے ہتھیار کے بر خلاف مردہ بلے بازی والی وکٹ پر کھیلا جس سے ہر پاکستانی شائق کرکٹ کو افسوس ہوا اگرچہ میانداد اپنا ریکارڈ بنانے میں تو کامیاب ہو ہی گئے تھے لیکن میچ ہاتھ سے نکال دیا گیا کہیں ایسا ہی پھر نہ دہرایا جائے ویسے پہلے ٹیسٹ کو جیتنے کے بعد میانداد نے یہ تو کہا ہے کہ وہ تین صفر سے سیریز جیتنے کی کوشش کریں گے لیکن وہ اسی صورت میں اچھا لگے گا کہ جاندار وکٹوں پر کھیل کر یہ نتیجہ حاصل کیا جائے۔ جاندار وکٹوں پر میانداد کے لئے بھی اچھا موقع ہو گا میانداد پاکستان کے سب سے زیادہ جدوجہد کرنے والے اور رنز بنا کر اننگ کھیلنے والے کھلاڑی ہیں ماضی میں ان کے کارناموں کی فہرست قابل فخر اور قابلِ تحسین حد تک لمبی ہے انہوں نے تاریخی کارنامے دکھائے ہیں۔

نیوزی لینڈ بمقابلہ پاکستان تیسرا کرکٹ ٹیسٹ

پاکستان نے تین کھلاڑیوں کے نقصان پر ۲۵۲ رنز بنا لئے

شعیب محمد کی سیریز میں مسلسل تیسری سنچری، سلیم ملک نے ۱۷ رنز بنائے

فیصل آباد (ٹی وی رپورٹ) نیوزی لینڈ کے خلاف تیسرے اور آخری کرکٹ ٹیسٹ میچ کے تیسرے روز پاکستان نے نیوزی لینڈ پر ۱۳۷ رنز کی برتری حاصل کر لی ہے۔ جبکہ اس کی ابھی سات وکٹیں باقی ہیں۔ کھیل کے اختتام پر پاکستان کا سکور تین وکٹوں کے نقصان پر ۲۵۲ رنز تھا۔ شعیب محمد ۱۲۲ رنز اور کپتان جاوید میانداد ۲۲ رنز پر کھیل رہے تھے۔ آج شعیب محمد نے عمدہ کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی ساتویں سنچری مکمل کی جبکہ سلیم ملک نے ۱۷ رنز بنائے۔ تیسرے دن کے کھیل کا آغاز شعیب محمد اور سلیم یوسف نے ۴۳ رنز ایک کھلاڑی آؤٹ سے کیا۔ سلیم یوسف ۱۳ رنز بنا کر پرنگل کی گیند پر کیچ آؤٹ ہو گئے۔ ان کے بعد سلیم ملک کھیلنے کے لئے آئے سلیم ملک اور شعیب محمد نے ۱۳۱ رنز کی شراکت قائم کرتے ہوئے مجموعی سکور ۱۹۲ رنز تک پہنچا دیا۔ اس موقع پر سلیم ملک کو مارٹن کرو نے اپنی ہی گیند پر ایک خوبصورت کیچ لے کر آؤٹ کر دیا۔ تیسرے روز کے اختتام تک کپتان جاوید میانداد اور شعیب محمد نے سکور ۲۵۲ رنز تک پہنچا دیا نیوزی لینڈ کی طرف سے ولی واٹسن، پرنگل اور مارٹن کرو نے ایک ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا ہے

سکور بورڈ

پاکستان پہلی اننگز - ۱۰۲ رنز آل آؤٹ

نیوزی لینڈ پہلی اننگز - ۲۱۷ رنز آل آؤٹ

پاکستان دوسری اننگز

رمیز راجہ	ایل بی ڈبلیو واٹسن	۱۹
شعیب محمد	ناٹ آؤٹ	۱۲۲
سلیم یوسف	کیچ کرو بولڈ پرنگل	۱۳
سلیم ملک	کیچ اینڈ بولڈ کرو	۱۷
جاوید میانداد	ناٹ آؤٹ	۲۲
فاضل رنز		۸
ٹوٹل	۲۵۲ تین کھلاڑی آؤٹ	

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۷۵۰ میں شیخ مظفر احمد ولد شیخ مبارک احمد صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن S-1-527 مسعود آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۶/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شیخ مظفر احمد S-1-527 مسعود آباد ملیر کالونی کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱- ملک ندیم احمد سیکرٹری تعلیم القرآن ملیر توسیعی کالونی کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲ طاہر محمود وصیت نمبر ۲۴۵۲۷

مسل نمبر ۲۷۷۵۱ میں ملک ندیم احمد ولد ملک عبدالرحمن صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۶/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ملک ندیم احمد D 25/4 ملیر توسیعی کالونی کراچی ایسٹ۔ گواہ شد نمبر ۱ اعجاز حسین ولد اشفاق حسین ملیر توسیعی کالونی کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲- طاہر محمود وصیت نمبر ۲۴۵۲۷۔

مسل نمبر ۲۷۷۵۲ میں عمران احمد ولد نصیر احمد صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملیر توسیعی کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۶/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰۰ روپے ماہوار بصورت وظیفہ تعلیمی مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عمران احمد C-82 علیم آباد ملیر توسیعی کالونی کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱ اعجاز حسین ولد اشفاق حسین ملیر توسیعی کالونی کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲- طاہر محمود وصیت نمبر ۲۴۵۲۷۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا و شکریہ احباب

گذشتہ دنوں ابّا جان مکرم ڈاکٹر مرزا منوّر احمد صاحب کی وفات کے موقع پر احباب جماعت نے ہمارے ساتھ پیار اور محبّت کا سلوک کیا ۔ ہمارے غم میں شرکت کر کے ہمیں تسلّی دی ۔ ہماری ڈھارس بندھائی اور ابّا جان کو اور ہمیں اپنی دعاؤں سے نوازا ۔ اس کے لئے ہم ، ہماری والدہ صاحبہ ، ہمارے بہن بھائی اور دوسرے عزیز ان تمام احباب کے ممنون احسان ہیں ۔ اللہ تعالیٰ خود اپنی جناب سے ایسے تمام بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر عطا فرمائے ۔ جو نماز جنازہ میں شرکت کے لئے اور تعزیت کے لئے دُور دُور سے تکلیف اُٹھا کر خود تشریف لائے یا ہماری تسلّی اور دلدہی کے لئے تعزیت کا پیغام بھجوایا اور دعاؤں کے ساتھ ہماری مدد کی ۔ ہماری کوشش ہے کہ ہم ایسے بھائیوں اور بہنوں کو فرداً فرداً جواب بھجوانے کی کوشش کریں لیکن تعزیت کے پیغامات ، خطوط اور تاریں اس کثرت سے اندرون پاکستان سے اور بیرون ملک سے موصول ہو رہے ہیں کہ شاید اس میں بہت زیادہ وقت لگ جائے ۔ اس لئے ہم روزنامہ الفضل کے ذریعے ایسے تمام بھائیوں اور بہنوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ وہ آئندہ بھی ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے والد محترم کی خوبیوں کو اپنانے کی توفیق بخشے اور ہمیں ایسے کام کرنے کے قابل بنائے جو ابّا جان کی بلندیٔ درجات کا باعث ہوں ، اسی طرح سے یہ بھی درخواست کرتے ہیں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری والدہ صاحبہ کی صحت سلامتی اور عمر میں برکت بخشے اور ہمیں ان کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرماوے ۔

اللہ تعالیٰ تمام بہن اور بھائیوں کو اپنی رحمتوں سے نوازے اور ہم سب کو یہ توفیق عطا فرماوے کہ ہم پیار اور محبت کے اس رشتہ کی قدر کریں اور اس کی حفاظت کرنے والے ہوں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے طفیل ہمارے درمیان قائم فرمایا ہے ۔

ڈاکٹر مرزا مبشر احمد
مرزا مظہر احمد
امۃ الحیٔ بیگم ڈاکٹر حامد اللہ خان
مرزا عمر احمد
مرزا منظفر احمد

خبریں

صوبائی اسمبلیوں میں پارٹی پوزیشن

پارٹیاں	پنجاب	سندھ	سرحد	بلوچستان	میزان
آئی جے آئی	۲۰۸	۵	۳۲	۷	۲۵۲
پی ڈی اے	۱۰	۴۷	۶	۲	۶۵
ایم کیو ایم	–	۲۸	–	–	۲۸
عوامی نیشنل پارٹی	–	–	۲۱	–	۲۱
جمہوری وطن پارٹی	–	–	–	۹	۹
جمعیت علمائے اسلام (فضل)	–	–	–	۵	۵
پاکستان نیشنل پارٹی	–	–	–	۵	۵
بی ایم اے پی	–	–	–	۳	۳
بلوچستان نیشنل موومنٹ	–	–	–	۲	۲
پاکستان جمہوری پارٹی	۲	–	–	–	۲
سندھ نیشنل الائنس	–	۱	–	–	۱
آزاد	۱۴	۱۷	۱۴	۴	۴۹
جن کے نتائج ابھی نہیں ملے	۶	۲	۷	۳	۱۸
میزان	۲۴۰	۱۰۰	۸۰	۴۰	۴۶۰

ملکی خبریں

○ پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ جو لوگ ہمارے ساتھ ہیں وہ بڑا دل رکھتے ہیں ۔ ہمارے کارکن مایوس ہونے والے نہیں ۔ انہوں نے کہا ہے کہ دھوکہ کسی فرد یا پارٹی سے نہیں ہوا بلکہ پاکستان کے عوام سے ہوا ہے ۔ عوام سے ووٹ اور ان کے حقوق چھینے گئے ہیں جو وہ واپس لیں گے ۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم مسٹر ممتاز راٹھور نے بتایا ہے کہ پیپلز پارٹی کی حکومت ختم ہونے کے ساتھ ہی نگران حکومت نے آزاد کشمیر کی امداد بند کر دی ہے ۔

○ خیال ہے کہ چاروں صوبائی اسمبلیوں کے اجلاس نومبر کے دوسرے ہفتے میں منعقد ہوں گے

○ سابق وفاقی وزیر فیصل صالح حیات نے الزام لگایا ہے کہ انتخابی نتائج کو ضلعی انتظامیہ کے دفاتر میں تبدیل کیا گیا ہے ۔

○ امیر جماعت اسلامی نے سرحد میں عوامی نیشنل پارٹی کے ساتھ مل کر مخلوط حکومت بنانے کی مخالفت شروع کر دی ہے ۔

غیر ملکی خبریں

○ سوویت یونین کے ایلچی مسٹر پریماکوف خلیج کا بحران حل کرنے کے سلسلے میں عراق پہنچے جہاں انہوں نے صدر صدام حسین سے ملاقات کی ۔ مبصرین کے مطابق سوویت ایلچی کی یہ کوشش خلیج کا بحران پر امن طریق سے حل کرنے کی آخری کوشش ہے ۔ تاہم سوویت ایلچی کی صدر صدام حسین سے گفتگو کا کوئی مثبت نتیجہ برآمد نہیں ہو سکا ۔ سوویت یونین نے واضح کیا ہے کہ سوویت یونین اس مسئلے کا پر امن حل چاہتا ہے لیکن اس کا تمام تر دارومدار کویت سے عراقی فوج کی واپسی پر ہے ۔

○ روس کے صدر مسٹر گورباچوف نے فرانس کے صدر مسٹر متراں سے ملاقات کی ۔ روس اور فرانس عراق کے خلاف پر امن ذرائع استعمال کرنے کے حامی ہیں جب کہ امریکہ برطانیہ اور دیگر یورپی ممالک سخت اقدامات کرنا چاہتے ہیں ۔

○ یورپی برادری کا سربراہی اجلاس روم میں ختم ہو گیا ۔ اجلاس کے اختتام پر برطانیہ کی وزیر اعظم مسز مارگریٹ تھیچر نے کہا کہ کویت سے عراقی فوجوں کی واپسی کے بعد بھی عراق کے خلاف پابندیاں ختم نہیں کی جائیں گی بلکہ اس کے کیمیاوی ہتھیاروں کو تلف کرنے کا بھی بندوبست کیا جائے گا ۔

بقیہ : صفحہ ۴ سے آگے

اور گھلنٹے میں ہیں ۔ جنگ کی تباہ کاریوں سے متاثر تو لازماً ہوں گے ۔

خدا تعالیٰ موعود گھڑی کی تلخیوں اور سختیوں کو تقدیر خاص سے رحمت میں بدل دے خدا کرے ایسا ہی ہو ۔

دوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

حبوب مُفید اٹھرا ۱۵/- ، ۴۵/-	اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۱۵۰/-	زد جام عشق ۱۲۰/-
تریاق معدہ ۸/- ، ۱۶/-	روشن کاجل ۵/-	سُرمہ جواہر ۵/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ۔ ربوہ
فون ۶۳۴